www.wilayattimes.com

هفت روزه

WILAYAT TIMES

ولایت ٹائمز

سرینگر

الله کی ولایت مومنین اور متقین پر هے وہ انهیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا هے

جلد:2 ☆ شمارہ نمبر:44 ☆ تاریخ:16 دسمبر تا 23 دسمبر 2016ء بمطابق 16 ربیع الاول تا 23 ربیع الاول 1438ھ ☆ صفحات:8

ہفتہ وحدت اور میلاد پیامبر اکرمؐ

تحریر: ڈاکٹر آر اے سید

بانی انقلاب اسلامی حضرت امام خمینی رحمتہ اللہ علیہ نے مسلمانوں سے اپیل کی تھی کہ مسلمان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکت کو اپنے اتحاد کا محور قرار دیں اور بارہ سے سترہ ربیع الاول تک کے ایام کو ہفتہ وحدت کے طور پر منائیں۔ ان کی اس تجویز کا پورے عالم اسلام میں بھرپور خیر مقدم کیا گیا اور اس پورے ہفتے میں عید میلاد النبی (ص) کے سلسلے میں جشن اور تقریبات کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

عالمی وحدت اسلامی کے حوالے سے رہبر انقلاب اسلامی کے مختلف فرامین قارئین کی خدمت میں پیش ہیں، آپ فرماتے ہیں:

اسلامی جمہوری ایران نے عالم اسلام کو دعوت دی ہے کہ آئیے بارہ ربیع الاول سے سترہ ربیع الاول تک اتحاد کا تجربہ کریں۔ ایک روایت کے مطابق جسے اہل سنت کی اکثریت مانتی ہے اور بعض شیعہ بھی اسے قبول کرتے ہیں، بارہ ربیع الاول پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یوم ولادت باسعادت ہے۔ دوسری روایت سترہ ربیع الاول کی ہے، جسے شیعوں کی اکثریت اور سنیوں میں بعض لوگ مانتے ہیں۔ بہرحال بارہ سے سترہ ربیع الاول تک جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے ایام ہیں، عالم اسلام کے اتحاد و یکجہتی پر زیادہ توجہ دی جانی چاہئے۔ یہ مستحکم حصار اور مضبوط قلعہ اگر تعمیر کر لیا جائے تو کوئی بھی طاقت اسلامی ملکوں اور قوموں کی حدود میں قدم رکھنے کی جرات نہیں کر سکے گی۔

آپ مزید فرماتے ہیں،

ہم یہ نہیں کہتے کہ دنیا کے اہل سنت حضرات آ کر شیعہ ہو جائیں، یا دنیا کے شیعہ اپنے عقیدے سے دست بردار ہو جائیں۔ البتہ کوئی سنی یا کوئی دوسرا شخص تحقیق اور مطالعہ کرے اور پھر اس کے نتیجے میں وہ جو کوئی بھی عقیدہ اپنائے وہ اپنے عقیدے اور اپنی تحقیق کے مطابق عمل کر سکتا ہے۔ یہ اس کے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے بیچ کا معاملہ ہے۔ ہفتہ وحدت میں اور اتحاد کے پیغام کے طور پر ہمارا یہ کہنا ہے کہ مسلمانوں کو ایک دوسرے کے قریب آ کر اتحاد قائم کرنا چاہئے، ایک دوسرے سے دشمنی نہیں رکھنی چاہئے۔ اس کے لئے محور کتاب خدا، سنت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شریعت اسلامیہ کو قرار دیا جائے۔ اس بات میں کوئی برائی نہیں ہے۔ یہ تو ایسی بات ہے جسے ہر منصف مزاج اور عاقل انسان قبول کرے گا۔

قرآن پاک کہتا ہے کہ **"واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا"** اعتصام بحبل اللہ، اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنا ہر مسلمان کا فرض ہے، لیکن قرآن نے اسی پر ہی اکتفا نہیں کیا کہ ہر مسلمان اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لے بلکہ حکم دیتا ہے کہ تمام مسلمان اجتماعی شکل میں اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑیں۔ **"جمیعا"** یعنی سب کے سب ایک ساتھ مضبوطی سے پکڑیں۔ چنانچہ یہ اجتماعیت اور یہ معیت دوسرا اہم فرض ہے۔ معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے کے ساتھ ہی ساتھ اس کا بھی خیال رکھنا ہے کہ یہ عمل دوسرے مسلمانوں کے ساتھ اور ایک دوسرے کے شانہ بشانہ اجتماعی طور پر انجام دیا جاتا ہے۔ اس اعتصام کی صحیح شناخت حاصل کر کے اس عمل کو انجام دینا چاہئے۔

قرآن کی آیہ کریمہ میں ارشاد ہوتا ہے کہ **"فمن یکفر بالطاغوت و یومن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی"** (جو طاغوت کی نفی کرتا اور اللہ پر ایمان لاتا ہے، بے شک اس نے بہت مضبوط سہارے کو تھام لیا ہے، بقرہ 256) اس میں اعتصام بحبل اللہ کا مطلب سمجھایا گیا ہے۔ اللہ کی رسی سے تمسک اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور طاغوتوں کے انکار کی صورت میں ہونا چاہئے۔ جب یکتا پرست معاشرے میں کہ جس کی نظر میں عالم ہستی کا موجد و مالک، عالم وجود کا سلطان اور وہی قیوم و قاہر کہ دنیا کی تمام اشیاء اور ہر جنبش جس کے ارادے اور جس کی قدرت کی مرہون منت ہے، واحد و یکتا ہے تو پھر (اس معاشرے کے انسان) خواہ سیاہ فام ہوں، سفید فام ہوں یا دیگر رنگ والے اور مختلف نسلوں سے تعلق رکھنے والے ہوں اور ان کی سماجی صورت حال بھی مختلف ہو، ایک دوسرے کے متعلقین میں ہیں۔ کیونکہ وہ سب اس خدا سے وابستہ ہیں۔ ایک ہی مرکز سے جڑے ہوئے ہیں اور ایک ہی جگہ سے نصرت و مدد حاصل کرتے ہیں۔

یہ عقیدہ توحید کا لازمی و فطری نتیجہ ہے۔ اس نقطہ نظر کی رو سے انسان ہی ایک دوسرے سے منسلک اور وابستہ نہیں ہیں، بلکہ توحیدی نقطہ نظر سے تو دنیا کے تمام اجزاء و اشیاء، حیوانات و جمادات، آسمان و زمین۔ غرضیکہ ہر چیز ایک دوسرے سے وابستہ اور جڑی ہوئی ہے اور ان سب کا بھی انسانوں سے رشتہ و ناطہ ہے۔ بنابریں وہ تمام چیزیں جو انسان دیکھتا اور محسوس کرتا اور جس کا ادراک کرتا ہے وہ ایک مجموعہ، ایک ہی افق اور ایک دنیا ہے، جو ایک پرامن اور محفوظ دائرے میں سمائی ہوئی ہے۔

اتحاد کا معنی و مفہوم بہت آسان اور واضح ہے، اس سے مراد ہے مسلمان فرقوں کا باہمی تعاون اور آپس میں ٹکراؤ اور تنازعے سے گریز۔ اتحاد بین المسلمین سے مراد یہ ہے کہ ایک دوسرے کی نفی نہ کریں، ایک دوسرے کے خلاف دشمن کی مدد نہ کریں اور نہ آپس میں ایک دوسرے پر ظالمانہ انداز میں تسلط قائم کریں۔ مسلمان قوموں کے درمیان اتحاد کا مفہوم یہ ہے کہ عالم اسلام سے متعلق مسائل کے سلسلے میں ایک ساتھ حرکت کریں، ایک دوسرے کی مدد کریں اور ان قوموں کے درمیان پائے جانے والے ایک دوسرے کے سرمائے اور دولت کو ایک دوسرے کے خلاف استعمال نہ ہونے دیں۔

ایک اور موقع پر فرماتے ہیں

اتحاد بین المسلمین کا مطلب مختلف فرقوں کا اپنے مخصوص فقہی اور اعتقادی امور سے اعراض اور روگردانی نہیں ہے، بلکہ اتحاد بین المسلمین کے دو مفہوم ہیں اور ان دونوں کو عملی جامہ پہنانے کی ضرورت ہے۔ پہلا مفہوم یہ کہ گوناگوں اسلامی مکاتب فکر، جن کے اندر بھی کئی ذیلی فقہی اور اعتقادی فرقے ہوتے ہیں، دشمنان اسلام کے مقابلے میں حقیقی معنی میں آپس میں تعاون اور ایک دوسرے کی اعانت کریں اور ہم خیالی اور ہمدلی برقرار کریں۔ دوسرے یہ کہ مسلمانوں کے مختلف فرقے خود کو ایک دوسرے کے قریب لانے کی کوشش کریں، ہم خیالی پیدا کریں، مختلف فقہی مکاتب کا جائزہ و تقابل کر ان کے اشتراکات کی نشاندہی کریں۔ علماء فقہاء کے بہت سے فتوے ایسے ہیں جو عالمانہ فقہی بحثوں کے ذریعے اور بہت معمولی سی تبدیلی کے ساتھ دو فرقوں کے ایسے فتوے میں تبدیل ہو سکتے ہیں، جو ایک دوسرے کے بہت قریب ہوں۔ یہ عظیم مجموعہ جس کا نام مسلم امہ ہے، بے حد قیمتی ثقافت اور باعظمت میراث کے ساتھ اور بے مثال درخشندگی اور بارآوری کے ساتھ، تنوع اور رنگارنگی کے باوجود بڑی حیرت انگیز یکسانیت اور یگانگت سے بہرہ مند ہے، جو اسلام کی گہرائی و نفوذ، اس کی خاص اور خالص وحدانیت کے باعث اس (عظیم پیکر) کے تمام اجزاء، ستونوں اور پہلوؤں میں نمایاں و جلوہ فگن ہے۔

امت مسلمہ کے پاس اپنے وجود اور اپنے حقوق کے دفاع کے تمام وسائل موجود ہیں۔ مسلمانوں کی آبادی بہت بڑی ہے۔ ان کے پاس عظیم قدرتی دولت ہے۔ ان میں نمایاں ہستیاں اور روحانی سرمائے سے مالا مال شخصیات ہیں، جو لوگوں میں توسیع پسندوں کے سامنے ڈٹ جانے کا حوصلہ و جذبہ پیدا کرتی ہیں۔ مسلمانوں کے پاس قدیم تہذیب و تمدن ہے، جو دنیا میں کم نظیر ہے، ان کے پاس لامحدود وسائل ہیں، بنابریں صلاحیت کے اعتبار سے مسلمان اپنے دفاع پر قادر ہیں۔ عالم اسلام کو آج اپنے عزت و وقار کے لئے قدم بڑھانا چاہئے، اپنی خودمختاری کے لئے مجاہدت کرنا چاہئے، اپنے علمی ارتقاء اور روحانی طاقت و توانائی یعنی دین سے تمسک، اللہ کی ذات پر توکل اور نصرت پروردگار پر تیقن کے لئے کوشش کرنا چاہئے۔ **"وعداتک لعبادک منجزہ"** (اپنے بندوں سے کیا جانے والا تیرا وعدہ بالیقین پورا ہونے والا ہے۔ وسائل الشیعہ ج14 ص395) یہ وعدہ الٰہی ہے، یہ حتمی وعدہ الٰہی ہے کہ **"ولینصرن اللہ من ینصرہ"** (اللہ اس کی مدد کرے گا جو اللہ کی نصرت کرے گا، حج 40) اس وعدے پر یقین کامل کے ساتھ میدان عمل میں قدم رکھیں۔ میدان عمل میں قدم رکھنے سے مراد صرف یہ نہیں کہ بندوق اٹھائی جائے۔ اس سے مراد فکری عمل ہے، عقلی عمل ہے، علمی عمل ہے، سماجی عمل ہے، سیاسی عمل ہے۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے اور عالم اسلام کے اتحاد کی راہ میں انجام پائے۔ اس سے قوموں کو بھی فائدہ پہنچے گا اور اسلامی حکومتوں کو بھی ثمرہ حاصل ہوگا۔ مضمون کا اختتام رہبر انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ العظمیٰ خامنہ کی اس دعا سے کرتے ہیں "میری تمنا یہ ہے کہ میری زندگی اتحاد بین المسلمین کی راہ میں گزرے اور میری موت بھی مسلمانوں کے اتحاد کی راہ میں واقع ہو"۔

> امت مسلمہ کے پاس اپنے وجود اور اپنے حقوق کے دفاع کے تمام وسائل موجود ہیں۔ مسلمانوں کی آبادی بہت بڑی ہے۔ ان کے پاس عظیم قدرتی دولت ہے۔ ان میں نمایاں ہستیاں اور روحانی سرمائے سے مالامال شخصیات ہیں، جو لوگوں میں توسیع پسندوں کے سامنے ڈٹ جانے کا حوصلہ و جذبہ پیدا کرتی ہیں۔ مسلمانوں کے پاس قدیم تہذیب و تمدن ہے، جو دنیا میں کم نظیر ہے، ان کے پاس لامحدود وسائل ہیں، بنابریں صلاحیت کے اعتبار سے مسلمان اپنے دفاع پر قادر ہیں۔ عالم اسلام کو آج اپنے عزت و وقار کے لئے قدم بڑھانا چاہئے، اپنی خود مختاری کے لئے مجاہدت کرنا چاہئے، اپنے علمی ارتقاء اور روحانی طاقت و توانائی یعنی دین سے تمسک، اللہ کی ذات پر توکل اور نصرت پروردگار پر تیقن کے لئے کوشش کرنا چاہئے۔

رسول خداؐ کے چھٹے وصی امام جعفر صادقؑ از نگاہ علمائے اہلسنت

تحریر: ثاقب اکبر

کیا حسن اتفاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو اپنوں اور پرایوں میں امین وصادق کی شہرت رکھتے ہیں، ان کی اولاد وصالحین وطاہرین میں سے امام جعفر ابن محمد جو صادق کے لقب سے جانے اور پہچانے جاتے ہیں، اسی ماہ مقدس میں پیدا ہوئے، جو پیغمبر گرامی قدر کی ولادت کا مہینہ ہے۔ آئمہ اہل بیت علیہم السلام سے مروی بہت سی روایات میں ان دونوں ہستیوں یعنی صادقین کی ولادت باسعادت کی تاریخ 17 ربیع الاول بیان کی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میلاد مسعود بعض روایات میں 12 ربیع الاول اور بعض میں دیگر تواریخ کو بھی منقول ہے، اسی لئے امت اسلامیہ کی وحدت واتحاد کا علم لے کر اٹھنے والے رہبر امام خمینیؒ نے 12 تا 17 ربیع الاول کو ہفتہ وحدت قرار دے دیا، تاکہ ان تمام ایام میں سارا عالم اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد کو مل جل کر منائے۔ ایسے میں انہی ایام میں آپ کے اس فرزند گرامی کا ذکر بھی آنحضرتؐ کے سرور آگیں ذکر کو دو آتشہ کر دیتا ہے۔

متعدد علماء ومحدثین نے لکھا ہے کہ امام جعفر صادق ابن محمد باقر کی ولادت باسعادت 17 ربیع الاول سنہ 83ھ کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ کا دور اپنی خاص صورت حال کی وجہ سے کچھ مختلف تھا۔ بنی امیہ کی حکومت کا خاتمہ اسی دور میں ہوا اور آپ کی زندگی ہی میں بنی عباس کی حکومت قائم ہوگئی۔ حکومتوں کے اس الٹ پلٹ میں امام صادق علیہ السلام کو اسلامی تعلیمات کی ترویج کا مناسب موقع مل گیا۔ آپ کے خوان علم سے ایک کثیر تعداد نے فیض اٹھایا۔ بعض روایات کے مطابق مختلف مواقع اور ادوار میں آپ سے اکتساب علم کرنے والے افراد کی تعداد چار ہزار تک پہنچتی ہے۔ ان میں عالم اسلام کی بہت سی ممتاز شخصیات شامل ہیں۔ چنانچہ برصغیر کے نامور اہل حدیث عالم نواب صدیق حسن خان قنوجی اپنی کتاب ’’تقریف البشر بذکر الائمۃ الاثنی عشر‘‘ میں لکھتے ہیں: ’’ایک جماعت اعیان و اعلام آئمہ کی ان سے راوی ہے، جیسے یحییٰ بن سعید وابن جریج ومالک بن انس و ثوری وابن عیینہ وامام ابوحنیفہ وابوایوب سجستانی وغیرہ۔‘‘

امام ابوحنیفہ کے آپ کی شاگردی اختیار کرنے کے بارے میں بہت سے علماء نے لکھا ہے اور اس سلسلے میں متعدد روایات نقل ہوئی ہیں۔ خود امام ابو حنیفہ کے کئی اقوال اس سلسلے میں منقول ہیں اور ایک قول تو شہرہ آفاق ہے: لولا السنتان لہلک النعمان۔ یعنی اگر وہ دو سال نہ ہوتے جن میں، میں نے جعفر ابن محمد سے کسب فیض کیا تو (میں) نعمان ہلاک ہو جاتا۔

حیرت ہے کہ ابن تیمیہ نے اپنے منہج فکر کے مطابق اس مسئلے پر انگشت نمائی کی ہے۔ چنانچہ برصغیر کے نامور محقق علامہ شبلی نعمانی نے امام ابوحنیفہ پر لکھی گئی اپنی کتاب سیرۃ النعمان میں اس کا جواب دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں: ’’ابو حنیفہ ایک مدت تک استفادہ کی غرض سے امام محمد باقرؑ کی خدمت میں حاضر رہے اور فقہ وحدیث کے متعلق بہت بڑا ذخیرہ حضرت ممدوح کا فیض صحبت تھا۔ امام صاحب نے ان کے فرزند رشید حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی پرفیض صحبت سے بھی بہت کچھ فائدہ اٹھایا، جس کا ذکر عموماً تاریخوں میں پایا جاتا ہے۔ ابن تیمیہ نے اس سے انکار کیا ہے اور اس کی وجہ یہ خیال کی ہے کہ امام ابوحنیفہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ہم عصر تھے، لیکن یہ ابن تیمیہ کی گستاخی اور خیرہ چشمی ہے، امام ابوحنیفہ لاکھ مجتہد اور فقیہ ہوں، لیکن فضل وکمال میں ان کو حضرت جعفر صادق سے کیا نسبت، حدیث وفقہ بلکہ تمام مذہبی علوم اہل بیت کے گھر سے نکلے ہیں۔ ’’وصاحب البیت ادری بما فیہا‘‘ [گھر والے ہی بہتر جانتے ہیں کہ گھر میں کیا ہے]۔ (سیرۃ النعمان ص ۴۵ طبع آگرہ)

نواب صدیق حسن نے اپنی مذکورہ کتاب میں امام صادق علیہ السلام کے بہت سے فضائل وکمالات اور معجزات وکرامات نقل کئے ہیں۔ ہم چند عبارات اپنے قارئین کی نذر کرتے ہیں:

* ابوحاتم نے کہا ہے: جعفر صادق ثقۃ لا یسئل عن مثلہ
جعفر صادق ثقہ ہیں اور ایسی شخصیت کے بارے میں کوئی سوال نہیں کیا جاتا۔
* جعفر علیہ السلام مجاب الدعوۃ تھے۔
یعنی ان کی ہر دعا اللہ کے حضور قبول ہوتی تھی۔
وضاحت کرتے ہوئے وہ مزید لکھتے ہیں:
جب اللہ سے کوئی سوال کرتے ہنوز قول تمام نہ ہوتا تھا کہ وہ شے سامنے ان کے آموجود ہوتی۔

* داؤد بن علی بن عباس نے معلی بن حسین غلام جعفر صادق علیہ السلام کو قتل کرکے سارا مال اس کا لے لیا تھا۔ یہ خبر جعفر (علیہ السلام) کو پہنچی، اپنے گھر کو چلے گئے اور ساری رات صبح تک کھڑے رہے۔ جب وقت سحر کا ہوا سنا، کہتے ہیں: یاذا القوۃ القویۃ یاذا المحال الشدید یاذا العزۃ التی کل خلقک لہا ذلیل اکفنا ہذہ الطاغیۃ وانتقم لنا منہ [اے زبردست قوت والے، اے شدید گرفت کرنے والے، اے ایسی عزت والے کہ جس کے سامنے اس کی ساری مخلوق عاجز وذلیل ہے، اس ظالم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما اور اس سے ہمارا انتقام لے۔]
یہ کہہ رہے تھے کہ اتنے میں آوازیں بلند ہوئیں کہ داؤد بن علی [عباسی] ناگہاں مر گیا۔

چند بزرگ علماء کے اقوال امام صادق علیہ السلام کے بارے میں ملاحظہ فرمائیں:

امام مالک بن انس کہتے ہیں کہ: ’’میں نے جب بھی امام صادق علیہ السلام کو دیکھا، ان کو تین میں سے ایک حالت میں پایا، یا آپ نماز پڑھ رہے ہوتے، یا روزے سے ہوتے، یا تلاوت قرآن میں مشغول ہوتے اور میں نے کبھی بھی آپ کو بے وضو نہیں دیکھا۔‘‘ (ابن حجر عسقلانی تہذیب التہذیب، ج ۲)

ایک اور روایت میں امام مالک کا یہ قول بھی نقل ہوا ہے: ’’جعفر بن محمد سے افضل علم، عبادت اور ورع کے لحاظ سے نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے دل میں آیا۔‘‘ (الامام الصادق، والمذاہب الاربعہ، ج)

امام ابوحنیفہ کہتے ہیں: ’’میں نے جعفر ابن محمد سے زیادہ فقیہ تر کسی کو نہیں پایا۔‘‘ (تذکرۃ الحفاظ، ج ۱)

ابونعیم اصفہانی اپنی کتاب حلیۃ الاولیاء میں عمرو بن المقدام سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ’’میری نگاہ جعفر بن محمد پر پڑی تو میں جان گیا کہ آپ سلالۃ النبیین میں سے ہیں۔ یعنی آپ انبیا کا حاصل ہیں۔‘‘ (حلیۃ الاولیاء، ج ۳)

ابن حجر عسقلانی نے امام صادق علیہ السلام کے بارے میں ابن حبان کا یہ قول نقل کیا ہے: ’’آپ اہل بیت کے سرداروں میں سے ہیں۔ آپ فقیہ وعلیم و فاضل تھے اور ہم آپ کے کلام کے نیازمند تھے۔‘‘ (تہذیب التہذیب، ج ۲)

معروف عالم شبلنجی نے اپنی کتاب نور الابصار میں وہی بات لکھی ہے، جو ہم قبل ازیں مولانا صدیق حسن کے حوالے سے نقل کر چکے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:
کان جعفر الصادق (رضی اللہ عنہ) مستجاب الدعوۃ واذا سال اللہ شیئا لم یتم قولہ الا وھو بین یدیہ۔
یعنی جعفر صادق (رضی اللہ عنہ) مستجاب الدعوۃ تھے، وہ اللہ سے جب بھی کسی چیز کا سوال کرتے تو ابھی آپ کی بات ختم بھی نہ ہوتی تھی کہ وہ چیز آپ کے سامنے ہوتی تھی۔

ابن خلکان کہتے ہیں: ’’آپ اہل بیت کے سرداروں میں سے تھے اور آپ کے کلام کی سچائی کی وجہ سے آپ کا لقب صادق پڑ گیا تھا۔‘‘ (وفیات الاعیان، ج ۱)

یہ اور ایسی بہت سی عبارتیں کتب اہل سنت میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے بارے میں نقل ہوئی ہیں، جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کا وجود ذی جود امت اسلامیہ اور ساری انسانیت کا مشترکہ سرمایہ ہے۔ آپ کے بارے میں سینکڑوں کتب لکھی جا چکی ہیں اور لکھی جاتی رہیں گی۔ اہل مغرب نے بھی آپ کے فلسفی اور سائنسی نظریات پر تحقیق کی ہے اور زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے۔ دانش وحکمت کا ایک بہت بڑا ذخیرہ آپ سے منقول ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اس مشترکہ علمی ذخیرے کو اپنی قیمتی وراثت سمجھتے ہوئے اس سے استفادہ کریں۔

ہر اختلاف انگیز صدا شیطان کی صدا ہے

ولی فقیہ حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای کا سال1982ء میں تاریخی انٹریو

"میری تمنا یہ ہے کہ میری زندگی اتحاد بین المسلمین کی راہ میں گزرے اور میری موت بھی مسلمانوں کے اتحاد کی راہ میں واقع ہو"

یہ انٹرویو (جنوری1982ء) رہبر معظم انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای کا ہے جو تقریبا29 سال پرانا ہے البتہ اس کے مطالب ومضامین تازہ ہی تازہ ہیں اور موجودہ دور میں اس پر غور وفکر کرنے کی ضرورت ہے۔ رہبر معظم اس وقت اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر تھے اور یہ انٹرویو "ہفتہ وحدت" کے مناسبت سے لیا گیا ہے جس میں وحدت کے محوروں اور اختلاف پھیلانے کے سلسلے میں استعمار واستکبار کے اہداف ومقاصد پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ رہبر معظم کی اس وقت کی باتیں آج بھی عالم اسلام کی ضرورت کے عین مطابق اور سب کیلئے مفید ہیں۔

انٹرویو کا متن قارئین کی خدمت میں مندرجہ ذیل ہیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

س: ہفتہ وحدت میں وحدت کے لئے متعینہ بنیادی نقاط کیا اور کیوں ہیں؟

ج: درود کثیر ہو پیغمبر بزرگوار، خاتم النبیین حضرت محمد بن عبداللہ (ص)، کی روح مقدس ومطہر پر جو کلمہ توحید اور توحید کلمہ (اتحاد مسلمین) کے مبشر ہیں اور ہفتہ وحدت کا اعلان بھی آپ (ص) کی ولادت باسعادت کی مناسبت سے ہی کیا گیا ہے۔ اور سلام ودرود ہو میدان جد وجہد میں ہمیشہ حاضر وموجود امت پر اور امام عزیز وبزرگوار پر اور خراج عقیدت وتعظیم پیش کرتا ہوں شہیدوں کے پاک خون کو بالخصوص راہ وحدت میں جان کی بازی لگانے والے شہداء کو۔

میرے خیال میں وحدت مسلمین کئی محوروں پر استوار ہے اور ان میں سے ایک مختلف اسلامی مسالک کے درمیان وحدت ہے: خاص طور پر شیعہ اور سنی کے درمیان، اسی طرح شیعہ اور سنی مذاہب کے مختلف فرقوں کے درمیان۔

وحدت مسلمین کا ایک محور جغرافیائی لحاظ سے اور جغرافیائی سرحدوں کے لحاظ سے ہے: جیسے ایران، عراق، شام اور مصر اور دیگر اسلامی ممالک کے درمیان وحدت؛ مشرق وسطی اور جنوب مشرقی ایشیا اور جنوبی ایشیا اور شمالی افریقہ کے درمیان وحدت وغیرہ۔

وحدت کا ایک محور سیاسی رجحانات کے لحاظ سے وحدت ہے: یعنی یہ کہ مسلمان اسلام کے پرچم تلے متحد ہو جائیں چاہے کوئی بھی سیاسی رجحان کے ذہن اور قلب پر حاکم ہو۔ یہ اسلامی معاشرے میں وحدت کے اہم محور اور اہم بنیادیں ہیں۔

وحدت کا سب سے زیادہ اہم رجحان شاید زبان اور نسل کے لحاظ سے ہو: یعنی یہ کہ فارسی بولنے والے مسلمان، ترکی بولنے والی مسلمان اور عربی بولنے والے مسلمان آپس میں متحد ومتفق ہو جائیں۔

جب ہم مسلمانوں کے درمیان وحدت کی بات کرتے ہیں اور اس کو اپنا شعار اور نعرہ قرار دیتے ہیں اور اس کو ایک عالمی پیغام کے عنوان سے ایران کی انقلابی مملکت کی جانب سے دوسرے ممالک تک پہنچاتے ہیں اور جیسا کہ امام راحلؒ نے فرمایا کہ "پیغام وحدت کی صدا ایران سے اٹھ رہی ہے" اور ہم یہ صدا اٹھا رہے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ مسلمان جدائی کے ان تمام عوامل واسباب یا مذہبی اختلاف، زبانی اختلاف، نسلی اختلاف، جغرافیائی اختلاف وغیرہ کو نظر انداز کریں اور "**لا آلہ الا اللہ محمد رسول اللہ (ص)**" کے محور کے گرد متحد ہو جائیں اور ہم صدا ہو کر، وحدت کلمہ کے ساتھ، مشترکہ محرکات اور مشترکہ خواہشوں اور اہداف ومقاصد کے پیش نظر اسلام کے تمام مخالفین کے خلاف اپنی حرکت کا آغاز کریں۔

چنانچہ ہفتہ وحدت کا پیغام یہ ہے کہ وحدت ایک علامت اور نمونے کے عنوان سے مسلمان ملتوں کی پوری سیاسی حیات میں نظر آنی چاہئے اور وحدت کا شعار اور نعرہ ایک ہمہ جہت نعرہ اور شعار ہونا چاہئے اور یہی نعرہ مسلمانوں کے ذہنوں پر حکم فرما ہونا چاہئے۔

ترجمہ: ف۔ ح۔ مہدوی (ابنا نیوز)
(ولایت ٹائمز ڈاٹ کام)

پیامبر اکرمؐ کی ذات اقدس اتحاد کا محور

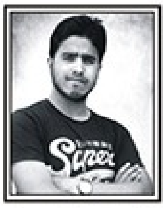

تحریر : ساجد رسول
(سوناواری کشمیر)

بانی انقلاب اسلامی ایران آیت اللہ امام خمینیؒ نے اپنی زندگی میں جتنے بھی کارنامے انجام دئے ہیں ان میں اتحاد بین المسلمین کے حوالے سے عملی اقدامات نہایت ہی اہمیت کے حامل ہیں۔ امام خمینیؒ نے فرمایا "کسی بھی قوم یا ملت کی ترقی وعروج کمال اس کے اتحاد، وحدت، اخوت اور برادرانہ تعلقات میں پنہاں ہیں اور ٹھیک اسی طرح ان کا زوال، پستی، سرنگوئی اور ذلت ان کے باہمی اختلافات فرقہ وارانگی اور گروہ در گروہ ذہنیت میں ہیں"۔ امام خمینیؒ اپنی تمام عمر اتحاد اسلامی کی تاکید کرتے رہیں۔ امام کا ماننا تھا کہ مسلمانان عالم خصوصاً مشرق وسطیٰ میں مسلم اقوام اگر اپنی صفوں کے اندر برادری واخوت پیدا کرنے میں کامیاب ہوگئے تو دنیا کی کوئی بھی طاقت ان کا مقابلہ نہیں کر پائی گی۔ انہوں نے امت مسلمہ کو مسلکی منافرت جیسی پستی سے باہر آنے اور مشترکات کی بنا پر اتحاد قائم کرنے کا ایک بہترین نمونہ "ہفتہ وحدت" کی صورت میں پیش کیا۔

ہفتہ وحدت ایرانی قوم یا مشرق وسطیٰ کی سرحدوں تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ یہ اب دنیائے اسلام میں متعارف ہو چکا ہے اور بڑے احترام وعقیدت سے منایا جاتا ہے۔ عید میلادالنبیؐ کی مناسبت سے منسوب یہ ہفتہ ہر سال ماہ ربیع الاول کی 12 سے 17 تاریخ تک منایا جاتا ہے۔ اس دور میں اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرنے کا ایک بہترین موقع ہے جس کی ہمیں قدر کرنی چاہئے۔ جب ہم ایک ہی خدا کی عبادت کرتے ہیں، ہمارا پیغمبر وقرآن ایک ہے، قبلہ ودیگر اسلامی مقدسات ایک ہیں تو چند علمی وفقہی اختلافات کی بنیاد پر ہم ایک دوسرے کو کیوں اپنے آپ سے الگ تصور کر لیتے ہیں۔ کیوں اختلافات کے شکار ہیں اور اپنے آپ کو کمزور کر کے دشمن کو ہمت وقوت بخشتے ہیں۔ جبکہ یہ بات بھی ہمیں تسلیم ہیں کہ دشمن جب بھی ہمارے خلاف اپنا حربہ استعمال کرتا ہے تو ہرگز یہ نہیں سوچتا ہے کہ کون کس مسلک سے وابستہ ہے بلکہ اس کا ہدف اس وقت مسلمان واسلام ہی ہوتا ہے بس! علامہ اقبال نے اس حوالے کیا خوب فرمایا ہے:

منفعت ایک ہے اس قوم کی، نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبیﷺ ،دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی اللہ بھی ایک، قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
فرقہ بندی ہے کہیں اور ذاتیں کہیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

امام خمینیؒ کا بھی یہی نظریہ تھا، انہوں نے مسلمانوں سے پیغمبر دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ (ص) کی ولادت باسعادت پر الگ الگ تاریخوں پر تقریبات کرنے کے بجائے 12 سے 17 ربیع الاول تک پورے ہفتے کو اسی مناسبت سے منانے کا تلقین کی۔ اہل تسنن کی روایات کے مطابق 12 ربیع الاول کو حضرت محمد عربیﷺ کی تاریخ پیدائش جبکہ اہل تشیع کی روایات کے مطابق 17 ربیع الاول کو ان کی تاریخ ولادت کے طور تسلیم کیا جاتا ہے۔ امام خمینیؒ نے اس ہفتہ کو ہی ہفتہ وحدت قرار دیا اور مسلمانوں کو مل کر پیغمبر آخر الزمانﷺ کی ولادت منانے کا ایک عظیم سبق دیا جو اتحاد بین المسلمین کو بحال کرنے میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ ربیع الاول کے ان متبرک ایام میں مسلمانوں کے لئے ایک دوسرے کے نزدیک آنے اور اسلام دشمن قوتوں کے مقابل صف آراء ہونے کے لئے" ہفتہ وحدت" کو ایک بہترین ومنفرد انداز میں منانے چاہا۔ عالمی سطح پر مسلمانوں کی موجودہ صورتحال کی حالت کو بہتر بنانے کا حل وحدت میں مضمر ہے۔ اگرچہ ہر دور میں اتحاد بین المسلمین کی اپنی ضرورت واہمیت ہے لیکن اس وقت اسلام دشمن قوتیں اپنی استعماری سازشوں سے مسلمانوں میں فرقہ وارانہ ذہنیت کو مضبوط کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے۔ ان کا مقصد صرف اور صرف مسلمانوں کو کمزور کر کے ان پر اپنا غلبہ حاصل کرنا ہے۔ مشرق وسطیٰ میں مسلمانوں کو جس طرح کے حالات کا سامنا ہے ان کو دیکھ کر ہر دردمند انسان خون کے آنسوں رو پڑتا ہے۔ اسلام دشمن قوتوں کی ہی پیش کردہ کہیں ایسی طاقتیں سامنے آگئی ہیں کہ جس سے اسلام فوبیا کو عام کیا جا رہا ہے۔ ایک طرف اللہ اکبر کا نعرہ دوسری جانب مسلمان کا ہی گلہ کاٹا جا رہا ہے۔ عراق اور شام میں نعرہ تکبیر سے بچے خوف کھانے لگے ہیں۔ اس طرح اسلام کے نام پر یا ظاہراً اسلامی لباس میں زیب تن دہشت گرد تنظیمیں اسلام فوبیا پیدا کر رہی ہیں تاکہ دنیا کا بہترین اور اصل دین بدنام کیا جائے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جہاں کہیں بھی مسلمان بدحالی کے شکار ہیں یا آپس میں فرقہ وارانہ جھگڑوں میں لگے ہیں اس کے پیچھے سامراجی قوتیں خاصکر امریکہ، اسرائیل اور ان کے اتحادیوں کا ہاتھ ہے۔ ان کا مقصد صرف اسلام کو بدنام اور مسلمانوں کو کمزور کرنا ہے۔ ان حالات کے پیش نظر عصر حاضر میں مسلمانوں کے درمیان اتحاد واتفاق کا ہونا لازمی ہے جس کے لئے سب کو مل کر کام کرنا ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ کندھے سے کندھا ملانے کی ضرورت ہے۔ 10 فیصد مسلکی اختلافات کو اگر ہم ایک طرف ڈال کر 90 فیصد مشترکات کو بروئے کار لا کر ایک دوسرے کے اجتماعات میں جائیں، محافلوں میں شرکت کریں تو کیا حرج ہے؟ اس سے ہم کون سا شیعہ یا سنی بن سکتے ہیں۔ ہفتہ وحدت ایک ایسا موقع فراہم کرتا ہے جس سے ہم ایک دوسرے کے نزدیک آسکتے ہیں اس سے نہ صرف ہمارے معاشرے میں اتحاد ویکسوئی اور بھائی چارگی کا رحجان پیدا ہوگا بلکہ اسلام دشمن قوتوں کے ناپاک منصوبے بھی کمزور ہونگے۔ امام خمینیؒ نے فرمایا ہے کہ شیعہ وسنی اسلام کے دو بازوں ہیں۔ جب یہ ایک دوسرے کے ساتھ ہاتھ ملائینگے اسلام کا بول بالا ہوگا اور اگر یہ ایک دوسرے سے جدا ہو جائے تو اسلام کو دشمنوں سے خطرہ لاحق رہیگا۔ ہمیں چاہیے کہ ہفتہ وحدت کو مل جل کر منائیں اور عملی طور پر متحد ہو جائیں۔ دونوں طرف سے ایک دوسرے کے تئیں نفرتوں کو مٹا کر محبت پیدا کریں اور دوسروں کو بھی وحدت کی دعوت دیں تاکہ کل کو دشمن کے لئے ہم میں فرق تلاش کرنا ایک بڑا مشکل بن جائے۔ صرف اتحاد ہی میں ہی مسائل کے علاج کا راز پوشیدہ ہے اور کچھ نہیں۔ وگرنہ وہ دن دور نہیں جب ہمیں خدا نہ کرے پچھتانا ہوگا۔

سیرت پیغمبرؐ وحدت کا مظہر: مولانا حامی

کاروان اسلامی جموں وکشمیر کے امیر اعلیٰ مولانا شیخ غلام رسول حامی نے شہید گنج سرینگر سے شادی پورہ تک کی مرکزی میلاد ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسوۂ حسنہ میں وہ سارے راز پوشیدہ ہے جن کو جان کر اور پھر ان پر عمل ہوتے ہوئے کام کرنے سے پوری انسانیت کی کایہ پلٹ سکتی ہے۔ سیاست ہو، ثقافت ہو، ملکی معاملات ہو یا صحافت ہو ہر معاملے میں پیغمبر آخر الزمانﷺ نے ایک واضح لائحہ عمل تشکیل دیا ہے یہی وجہ ہے کہ آج دنیا میں جتنے بھی سیرت نگار قلم افراد ہیں وہ سرور دو جہاں کو صفحہ اول پر تحریر کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا مسلم قیادت کو چاہیے کہ آپسی اتحاد قائم کر کے اختلافات کو ترک کریں۔ شام، عراق، یمن، افغانستان وغیرہ کے اندر جس طرح سے حالات بنے ہوئے ہیں وہ ہمارے لئے چشم کشا ہیں کہ ہم ذاتی انا کو چھوڑ کر پیغمبر دو جہاںؐ کے دکھائے ہوئے راستے پر عمل پیرا ہو کر اس مصیبت سے نجات نکالے۔ انسانی حقوق کی پامالیوں کے حوالے سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کے حقوق کو ہر طرح سے پامال کیا جاتا ہے جو کسی بھی قیمت پر قابل قبول نہیں ہے۔ کاروان اسلامی نہ صرف ریاست کے اندر بلکہ بیرون ریاست کے مسلمانوں کی دفاع کیلئے بھی سرگرم ہے اور اس تحریک کا ساتھ دیگی جو ریاست اور بین الاقوامی سطح پر انسانی حقوق کی پامالیوں کو روکنے کیلئے کام کرے گی۔

سیرت رسولﷺ کی اتباع میں تمام مسائل کا حل مضمر: میر واعظ

سرینگر/ متحدہ مجلس علماء جموں وکشمیر کے امیر میر واعظ ڈاکٹر مولوی محمد عمر فاروق نے عالم بشریت کے نجات دہندہ اور سب سے بڑے محسن پیغمبر اسلام حضرت رحمۃ للعالمین جناب رسول رحمت پیغمبر آخر الزماں محمد مصطفیﷺ کی ولادت باسعادت کے مبارک موقعہ پر اپنے ایک پیغام میں عالم اسلام کو بالعموم اور مسلمانان جموں وکشمیر کو بالخصوص دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ محسن انسانیت حضرت رحمۃ للعالمینﷺ کی ولادت وبعثت درحقیقت عقیدہ وفکر، امن اور تہذیب وتمدن کا ایک خوشگوار انقلاب تھا جس نے مثبت انداز میں انسانی کائنات کی نہ صرف کایا پلٹ تقدیر پلٹ کر رکھ دی اور دنیا کا ایک سدا بہار انقلاب ہے نہ صرف جغرافیہ بدل دیا بلکہ تاریخ بدل کر ایک نئے اور منفرد تہذیب وتمدن کی بنیاد ڈالی۔ حضرت محسن انسانیتﷺ کو بھرپور عقیدت ومحبت کے نذرانے پیش کرتے ہوئے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ زبانی جمع خرچی کے بجائے صدق دل سے آنحضورﷺ کی سیرت مقدسہ حیات طیبہ اور اسوۂ حسنہ کو عملی زندگیوں میں نافذ کریں تاکہ دور حاضر میں بین الاقوامی سطح پر سامراجی اور صیہونی قوتوں کے ذریعے ایک گھناونی سازش کے تحت مسلسل دین اسلام، پیغمبر اسلامﷺ قرآن حکیم اور مسلمانان عالم کے خلاف جو مکروہ اور مذموم سازشیں رچائی جا رہی ہیں ان کا توڑ ممکن ہو سکے۔ میر واعظ نے کہا کہ آج عالمی سطح پر اور خود ہمارے وطن جموں وکشمیر میں مسلمانوں کو جن پر آشوب حالات کا سامنا ہے اور جن گونا گوں مسائل کے بھنور میں اسیر ہیں اس سے نجات کا راستہ صرف اور صرف نبی رحمتﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات پر صدق دل سے عمل کرنے میں ہی ممکن ہے اور یہی عشق رسولﷺ کا عملی تقاضا اور مطالبہ ہے۔ میر واعظ نے کہا کہ پیغمبر آخر الزماںﷺ کی عظیم تعلیمات تا قیام قیامت ہر دور کے لوگوں کیلئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہیں لیکن اکیسویں صدی جو سائنس اور ٹیکنالوجی کے عروج کا زمانہ ہے آنحضورﷺ کی پیش بہا نفع بخش اور انقلابی تعلیمات کی اہمیت کچھ زیادہ ہی بڑھ گئی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ دور حاضر کے مسلمانوں کی ذمہ داریاں بھی اس ضمن میں دوہری ہو گئی ہیں۔ میر واعظ نے کہا اللہ جل جلالہ وتعالیٰ سے دعا کی کہ وہ ہمیں صحیح معنوں میں سچا مسلمان اور حقیقی عاشق رسولﷺ بننے کی توفیق اور سعادت عطا کرے اور رسول رحمتﷺ کے اسوۂ حسنہ کو اپنانے کی ہمت اور حوصلہ عطا کرے تاکہ امت مسلمہ بہتر اور احسن طریقے پر انسانیت کی بے لوث اور مخلصانہ خدمت کا اہل بن سکے۔

جشن میلاد النبیؐ جہالت سے نکالنے کا وسیلہ!

ازقلم مجتبیٰ علی ابن شجاعی
گنڈحسی بٹ سرینگر کشمیر

بانی اسلام پیغمبر اکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت کے بارے میں اکثر محدثین اور مورخین اس بات پر متفق ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت ماہ ربیع الاول عام الفیل میں مکہ معظمہ میں ہوئی۔ لیکن یوم پیدائش کے بارے میں مورخین میں اختلاف ہے۔ کچھ مورخین کے نزدیک آپؐ کی یوم ولادت ۱۲ ربیع الاول اور کچھ مورخین کے مطابق ۱۷ ربیع الاول کو ہوئی۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت کے وقت بہت سے حیرت انگیز واقعات رونما ہوئے۔ مثلاً فارس کا آتشکدہ جو ہزاروں سال سے روشن تھا بجھ گیا۔ ایوان کسریٰ میں شگاف پڑ گیا۔ تمام بت منھ کے بل زمین پر گر گئے۔ دریائے ساوہ خشک ہوگیا۔ نہ جانے رحمت کے کتنے اثرات ظاہر ہوگئے۔ یہ تمام واقعات در اصل زمانہ جاہلیت کو الوداع کرنے کے واقعات تھے۔ زمانہ جاہلیت میں بیداری کی کرنیں تھیں۔ کیونکہ اس زمانہ میں عربوں نے ایسے ایسے رسم ورواج اپنائے تھے جن کا انسانیت اور اسلام سے دور دور تک بھی واسطہ نہیں تھا۔ کچھ رسم ورواج عربوں میں ایسے تھے جو دل دہلانے والے رسم رواج تھے جن سے انسانیت کانپ اُٹھتی تھی۔ مثلاً عرب کے جاہل اور نادان لوگ اپنے بیٹیوں کو زندہ دفن کرتے تھے۔

ان تمام رسم ورواج کا خاتمہ اس وقت ہوا جب خاتم الانبیاء رسول اکرمؐ اس دنیا میں تشریف لائے۔ اور ان تمام رسم ورواج کے خلاف پیغمبر اکرمؐ عزم و حوصلے کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوئے اور ایک نئے اسلامی معاشرے کو تشکیل دے کر انسانی معاشرے کو ان ظالم اور جاہل، خونخوار حاکموں سے آزاد کر دیا۔ گویا میلاد پیامبر اکرمؐ جاہلیت کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں طلوع آفتاب کی مانند ہے۔ اور تاریخ کے صدف کا بیش قیمت موتی ہے۔ میلاد نبویؐ میلاد انسانیت اور آزادی عزت ہے۔ میلاد نبویؐ میلاد وحدت اسلامی ہے کیونکہ رسول گرامی اسلام نے نبوت کا عہدہ اپنے کندھوں پر سنبھال کر اپنے عہد نبوت میں مظلوم اور پسماندہ طبقوں کو ان کا حق برابر دلوایا اور ظلم و ناانصافی، قبیلہ پروری، نسل پرستی، ذات پات کو نابود کر کے وحدت اسلامی اور مساوات کا درس دے دیا۔

تاریخ انسانیت کے اس عظیم اور باکمال رہبر نے مٹی ہوئی انسانیت کو سربلند کیا، مٹی ہوئی تہذیب کے سر پر رحمت و شفقت کی چادر ڈال دی۔ یہ عظیم رہبر اُٹھ کھڑے ہوئے تاکہ انسانوں تباہی قتل و غارتگری اور سامراجی ہتھکنڈوں سے نجات دلا کر وحدت، استقلال آزادی، مہر و محبت، اخوت و برادری، مساوات وغیرہ کا درس دیں۔ اور انسان کو انسانیت سے دور نہ ہونے دیں۔ اس محکم ارادے کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوئے تاکہ ہر قسم کی نسلی، خاندانی، اور قبائلی امتیازات کا نام و نشان مٹادیں۔ وحدت اور مساوات کے بارے میں پیغمبر اکرم ﷺ کا عملی کردار یہ تھا کہ:۔ آنحضرتؐ کے اصحاب نقل کرتے ہیں کہ عہد رسالت میں ایک سفر کے دوران ہم آپ کے ہمراہ تھے۔ اور ایک جگہ رک گئے ذخیرہ ڈالا اور کھانے پکانے کا ارادہ کیا۔ اور ایک مویشی کو انتخاب کیا تاکہ کچھ لوگ اسے ذبح کرکے پکائیں گے۔ اصحاب نے یہ ذمہ داری آپس میں بانٹ لی۔ کسی نے ذبح کرنے کی ذمہ داری لی، کسی نے کھال اُتارنے کی ذمہ داری لی اور کسی نے پکانے کی ذمہ داری لی۔ رسول گرامی اسلام ﷺ نے فرمایا "صحراء سے میں لکڑیاں جمع کرنا میری ذمہ داری۔ اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ آرام فرمائیں ہم یہ کام انجام دینے میں فخر حاصل کررہے ہیں تاکہ یہ کام انجام دیں۔ رسول گرامی اسلام ﷺ نے فرمایا:۔ مجھے معلوم ہیں کہ آپ یہ کام بخوبی انجام دیں گے۔ مگر بات کچھ اور ہے اس کے بعد فرمایا:۔

"ان اللہ لکیرہ من عبدہ ان یراہ متمیز بین اصحابہ"

یعنی خدا اپنے بندہ کو اس حال میں نہیں دیکھنا چاہتا کہ وہ دوسرے بندوں کے درمیان اپنے لئے کسی امتیاز کا قائل ہو۔ ایک اور جگہ رسول گرامی اسلام ﷺ فرماتے ہیں کہ:۔ "تمام مسلمان ایک عضو کے مانند ہیں" یعنی اگر بدن کے کسی عضو میں درد ہوتا ہے تو تمام بدن بے قرار رہتا ہے۔ گویا رسول گرامی اسلام ﷺ اتحاد اسلامی کے علمبردار ہونے کے ساتھ ساتھ کسی بھی قسم کی نسلی، خاندانی اور قبائلی امتیازات کے قائل نہ تھے لہذا میلاد رسول گرامی اسلام میلاد "اتحاد بین المسلمین" کا نمونہ ہے۔

رسول اسلام ﷺ کی ولادت بر چند ماہ ربیع الاول میں ہوئی۔ تاہم اہل تشیع ۱۷ ربیع الاول اور اہل سنن ۱۲ ربیع الاول کو مناتے تھے۔ لیکن بانی انقلابی آیت اللہ خمینیؒ نے مسلمانوں کے درمیان اتحاد و اتفاق برقرار رہنے کیلئے ۱۲ ربیع الاول سے ۱۷ ربیع الاول تک کے ایام کو ہفتہ وحدت کا نام دیا۔ بانی انقلاب اسلامی ایران امام خمینیؒ نے فرمایا "مسلمان رسول اکرم ﷺ کی ذات بابرکت کو اپنے اتحاد کا محور قرار دیں" اور پورے ہفتہ جشن میلاد منائیں تاکہ مسلمان شیاطین زمانہ کے فتنوں سے نجات اور دنیا و آخرت میں سرخروئی حاصل کرسکیں۔ واضح رہے ملت اسلامیہ ایران نے اپنے ہر دل عزیز لیڈر امام خمینیؒ کی قیادت میں وحدت اسلامی کی ہی بنیاد پر ایک انقلاب برپا کر دیا جو بڑی تیزی اور قوت کے ساتھ منزلیں طے کرنے لگا۔

دور حاضر میں بھی مسلمانوں کو اتحاد کی جس قدر ضرورت ہے شاید کسی اور زمانے میں اس قدر اتحاد کی ضرورت نہیں رہی۔ اسلام دشمن طاقتیں مادی حیثیت سے خود کو انتہائی طاقتور سمجھتی ہیں مسلمانوں کی سربلندی انہیں کب گوارا ہوسکتی ہے۔ مسلمانوں کی ترقی مسلمانوں کا اتحاد یہ شیطانی طاقتیں ہمیشہ اپنے لئے خطرہ سمجھتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے درمیان تفرقہ اور انتشار اپنا مفاد سمجھتی رہتی ہیں۔ یہ طاقتیں مسلمانوں کی قدرت دولتیں لوٹ کر مسلمانوں کو مفلسی کے غار کی جانب دھکیل دیتی ہیں۔ اپنے عیش و عشرت کے خاطر دنیا کی کمزور اور پسماندہ قوموں کا استحصال کرتے ہیں۔ افسوس کا مقام یہ ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ خون کی ہولی کھیلنے کے باوجود کچھ نام نہاد مسلمان یا مسلمان حکومتیں ان کے روش پر چلتے ہیں اور ان مکار اور ظالم ممالکوں سے تجارتی معاہدوں میں پیش پیش رہتے ہیں۔

مسئلہ فلسطین اس حقیقت کا بین ثبوت ہے کہ غاصب اسرائیل معصوم فلسطینیوں پر مظالم کے پہاڑ ڈھا رہے ہیں۔ قبلہ اول بیت المقدس کی حرمت پامال کر رہے ہیں۔ دوسری طرف ان طاقتوں کی شیطانی سیاست سے مسلم ممالک اسرائیل کے اس جرم کے خلاف ایک قدم بھی نہیں بڑھا رہے ہیں۔ ورنہ اگر مسلمان متحد ہوتے اور بقول بانی انقلاب حضرت امام خمینیؒ ایک ایک بالٹی پانی اسرائیل پر ڈالیں، تو اسرائیل سیلاب میں بہہ جائے گا۔

اسکا مطلب واضح ہے کہ ہم اتحاد کی طاقت سے لاعلم ہے۔ ہم اصل میں تعلیمات قرآنی اور اسوہ رسول کو فراموش کررہے ہیں۔ ورنہ جس کے پاس اتحاد جیسی گرانقدر طاقت ہو رہتے دنیا کی کوئی طاقت ان کو مرعوب یا خوف زدہ نہیں کرسکتی۔ میانمار میں مسلمانوں کے قتل عام جیسے سانحات سامنے نہیں آسکتے۔ شام، لبنان، افغانستان، عراق، پاکستان، مصر، یمن، بحرین، اور کشمیر میں مسلمان ظلم و تشدد کے شکار نہ بن جاتے۔ ان تمام سانحات کے ذمہ دار خود مسلمان حضرات ہیں جن کو سامراجی طاقتوں نے غفلت کا انجکشن لگوا کر غفلت کی نیند میں سلوا دیا ہے۔

یہ کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ اگر تمام دنیا بھر کے مسلمان متحد ہوکر لا الہ الا اللہ کے پرچم تلے ایک ہوجائیں، تو دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت ان کے مقابلے کی تاب نہیں لاسکتی۔ کیونکہ مرسل اعظم کا بھی ارشاد ہے کی لا الہ الا اللہ ہمارا قلعہ ہے جو اس میں داخل ہوگا وہ محفوظ رہے گا۔ حقیقت میں رسول اسلام ﷺ سے محبت کا اظہار وہی کرتا ہے جو آپ کے نقش قدم پر چل کر آپ کے قلعے میں داخل ہوتا ہے۔

سلام ہو اس مرد مجاہد پر جس نے بارہ سے سترہ ربیع الاول تک کے ہفتہ کو ہفتہ وحدت کا نام دے کر مسلمانان عالم کے درمیان اتحاد و اتفاق کو قائم و دوائم رکھ کر دشمنان اسلام کی نیندیں حرام کردی۔

> یہ کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ اگر تمام دُنیا بھر کے مسلمان متحد ہوکر لا الہ الا اللہ کے پرچم تلے ایک ہوجائیں، تو دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت ان کے مقابلے کی تاب نہیں لاسکتی. کیونکہ مرسلِ اعظم کا بھی ارشاد ہے کی لا الہ الا اللہ ہمارا قلعہ ہے جو اس میں داخل ہوگا وہ محفوظ رہے گا. حقیقت میں رسولِ اسلام ﷺ سے محبت کا اظہار وہی کرتا ہے جو آپ کے نقش قدم پر چل کر آپ کے قلعے میں داخل ہوتا ہے. سلام ہو اس مرد مجاہد پر جس نے بارہ سے سترہ ربیع الاول تک کے ہفتہ کو ہفتہ وحدت کا نام دے کر مسلمانان عالم کے درمیان اتحاد و اتفاق کو قائم و دوائم رکھ کر دشمنان اسلام کی نیندیں حرام کردی.

ایران عالم اسلام کے اتحاد کا مظہر/ اراکی

تہران/مجمع تقریب مذاہب اسلامی کے سربراہ نے تہران میں وحدت اسلامی کانفرنس کے انعقاد کو دشمنوں کے مقابلے میں عالم اسلام کے اتحاد کا مظہر قرار دیا ہے۔"ولایت ٹائمز" نے "ابنا" نیوز کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ مجمع تقریب مذاہب اسلامی کے سربراہ آیت اللہ محسن اراکی نے اس بات کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہ تیس روزہ وحدت اسلامی بین الاقوامی کانفرنس کا آغاز اس سال بھی پورے ایران اور پورے عالم اسلام میں ہفتہ وحدت کے پروگرام گذشتہ برسوں سے زیادہ آب وتاب کے ساتھ منعقد ہورہے ہیں اور یہ چیز اسلامی اتحاد کی تقویت کی علامت ہے۔

اتحاد و یکجہتی عصر حاضر میں مسلم دنیا کی اہم ترین ضرورت/ ایرانی اہلسنت عالم دین

تہران/ایران کیا یک ممتاز اہلسنت عالم دین نے کہا ہے کہ عصر حاضر میں اتحاد و یکجہتی اور انتشار سے پرہیز مسلم دنیا کی اہم ترین ضرورت ہے۔ہفتہ وحدت کی مناسبت سے منعقدہ ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے "ماموستا ملا قادر قادری" نے کہا کہ پیغمبر اکرم (ص) کا اسم ہمیشہ سے امن، بھائی چارے، اتحاد و یکجہتی ،تشدد سے پرہیز کرنے کی یاد دلاتا ہے۔انہوں نے کہا کہ اسلام میں نماز عید نماز جمعہ اور دیگر اجتماعات مسلمانوں میں اتحاد و یکجہتی کی سفارش کرتے ہیں۔عید میلاد نبی کو پیغمبر اکرم (ص) کی طرز زندگی اور ان کی تعلیمات کو متعارف کرانے کا اہم موقعہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ معروف اہلسنت عالم دی نے کہا کہ ان تقریبات میں پیغمبر اکرم (ص) کے عظیم کردار اور اسلام کی شان وشوکت بیان ہونی چاہئے۔انہوں نے مسلم دنیا کی موجودہ صورتحال اور اسلامی ریاستوں میں قتل وغارت وتباہی اور عدم واستحکام پر افسوس ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ سامراجی اور مغرور طاقتوں کو مسلمانوں کے داخلی معاملات میں فیصلہ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔انہوں نے مسلم ممالک کے داخلی معاملات میں دشمنوں کی سرایت کو روکنے کیلئے مسلم ممالک سے ہوشیار رہنے کی تاکید کی۔انہوں نے ہفتہ وحدت کو شیعہ سنی مسلمانوں کیدرمیان اتحاد کو مزید مستحکم کرنے کا اہم موقعہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس یکجہتی کے مقاصد محض ایک ہفتے تک ہی محدود نہیں رہنے چاہئے۔

پیغمبر اکرم (ص) کی ولادت دراصل انسانی تمدن کی پیدائش ہے/ عراقی اہلسنت عالم دین

بغداد/نیوز نور/عراق کی "محمدی لنک علماء کونسل" کے چیئرمین نے کہا ہے کہ فلوجہ کے عوام کہ جو جشن عید میلاد النبی (ص) کے انعقاد کے سلسلے میں بہت زیادہ شہرت رکھتے ہیں اس سال ایک بار پھر عظیم الشان جشن عید میلاد النبی (ص) کا انعقاد کریں گے۔شیخ عبدالقادر آلوسی نے امید کا اظہار کیا کہ اس سال فلوجہ میں جشن عید میلاد النبی (ص) کی محفلوں میں اہل سنت اور اہل تشیع مسلمان ایک ساتھ شرکت کریں گے تاکہ ان بابرکت ایام میں اسلامی وحدت نمایاں طور پر جلوہ گر ہوسکے۔انہوں نے کہا کہ "محمدی لنک علماء کونسل" بھی پورے عراق میں ہفتہ وحدت کے موقع پر جشن کی محفلیں آراستہ کریگی اور صوبہ الانبار خاص طور پر حال ہی میں آزاد ہونیوالے شہر الرمادی میں روایتی انداز میں ان محفلوں کا انعقاد کیا جائے گا۔شیخ آلوسی نے کہا کہ ایک بار پھر وہ وقت آگیا ہے کہ ہم اسلام ناب محمدی (ص) کی جانب واپس لوٹ جائیں اور تمام تر اختلافات کو بالائے طاق رکھ دیں۔انہوں نے پیغمبر اکرم (ص) کی ولادت باسعادت کو انسانی تمدن کی پیدائش قرار دیتے ہوئے امام خمینی (رح) خراج تحسین پیش کیا کہ جنھوں نے اس ہفتے کو ہفتہ وحدت کا نام دیا۔

وحدت کا عملی نتیجہ اهل تسنن اور اهل تشیع کے مقدسات کی توهین نہ کرنا هے/ آقای مهدوی

تہران/نیوز نور/اسلامی جمہوریہ ایران کے ممتاز شیعہ عالم دین اور شہر اصفہان کے عارضی امام جمعہ "آیت اللہ سید ابوالحسن مہدوی" نے کہا ہے کہ وحدت کا عملی نتیجہ اہل تسنن اور اہل تشیع کے مقدسات کی توہین نہ کرنا ہے۔انہوں نے کہا کہ وہ دشمن جو اسلام کو قبول نہیں کرتا وہ شیعہ اور اہل سنت کو بھی قبول نہیں کرتا اور وہ اس فرصت کی انتظار میں رہتا ہے کہ وہ شیعہ سنی دونوں کو ختم کرے۔موصوف عالم دین نے کہا کہ اہل تسنن اور اہل تشیع میں بہت سارے اصول دین اور فروع دین مشترک ہیں جیسے توحید، نبوت، معاد، نماز، روزہ، حج اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر۔آیت اللہ سید ابوالحسن مہدوی نے مزید کہا کہ عقل کا تقاضا ہے کہ شیعہ اور اہل سنت کے درمیان عملی وحدت ہونی چاہئے کیونکہ ان کے بہت سارے اصول دین اور فروع دین مشترک ہیں اور ان کا دشمن بھی مشترک ہے کیونکہ دشمن جب اسلام کو قبول نہیں کرتا ہے تو شیعہ اور اہل سنت کو بھی قبول نہیں کرتا۔

اسلامی وحدت تکفیری گروهوں کو بے نقاب کرنے کا ایک اهم هتهیار ایرانی اهلسنت عالم دین

تہران/مجمع جہانی تقریب بین المذاہب اسلامی کے ایک رکن اور ممتاز اہلسنت عالم دین نے اسلامی اتحاد کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ تکفیری گروہوں کو بے نقاب کرنے کیلئے اسلامی وحدت ایک اہم ہتھیار ہے۔ممتاز اہلسنت عالم دین "مولوی محمد اسحاق مدنی" نے "تقریب نیوز" کیساتھ انٹرویو میں اُمت مسلمہ کے درمیان اتحاد و یکجہتی کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ عصر حاضر میں مسلمانوں کو متحد کرنے کیلئے مسلم کانفرنسوں کا انعقاد انتہائی ضروری ہے۔مسلم اقوام میں دشمنوں کی طرف سے تفرقہ پیدا کرنے کی کوششوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مشرق وسطی کے خطے میں تکفیری گروہوں کے ذریعے اپنے ناجائز مفادات کی تکمیل کیلئے انہیں ہر قسم کی مدد کی گئی۔

اتحاد داعش اور صیہونیوں کے شرانگیز اقدام سے بچنے کا واحد راستہ: مصر اہلسنت عالم دین

قاہرہ/مصر کے معروف اہلسنت عالم دین نے کہا ہے کہ بدنام زمانہ تکفیری دہشتگرد گروہ داعش اور صیہونی رژیم کے شرانگیز اقدامات سے بچنے کا واحد راستہ اسلامی اتحاد ہے۔مصری سپریم کونسل کے رکن اور ممتاز اہلسنت عالم دین "شیخ تاجدین عبداللہ الہلالی" نے اسلامی دنیا کی موجودہ صورتحال اور تکفیری گروہوں کی موجودگی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ بدنام زمانہ تکفیری دہشتگرد گروہ داعش اور صیہونیوں کی سازشوں سے دین مبین اسلام کو بچانے کیلئے اُمت مسلمہ کو متحد ہونے کی ضرورت ہے۔انہوں نے صیہونیوں اور اسلام مخالف گروہوں کہ جو دین مبین اسلام کو نابود کرنے کی ناپاک سازشوں میں مصروف ہیں کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ مسلم علماء کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ان سازشوں کا مقابلہ کرنے کیلئے اُمت مسلمہ میں اتحاد کو فروغ دیں۔انہوں نے شیعہ اور سنی مسالک کے درمیان برادرانہ تعلقات کو فروغ دینے کیلئے شیعہ سنی علمائے کرام کے کردار کی سراہنا کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے شیعہ سنی مسالک کے درمیان اتحاد کو ہمیشہ اجاگر کیا ہے۔انہوں نے قرآن کریم اور احادیث کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کو اختلافات سے گریز کرکے دشمنان اسلام کی سازشوں کو ناکام بنانا چاہئے۔موصوف اہلسنت عالم دین نے علماء پر زور دیا ہے کہ اسلامی اتحاد کو فروغ دینے کیلئے انہیں تکفیری گروہوں کی کوششوں کو ناکام بنانے کیلئے مسلمانوں کی صفوں کے درمیان اتحاد و یکجہتی کو فروغ دینا چاہئے۔انہوں نے کہا کہ حضرت محمد (ص) اور ان کے اہلبیت اطہار کے نقشے قدم پر چل کر اسلامی علماء مسلمانوں کو فرقہ واریت سے دور رکھ کر ایک ہی جھنڈے کے سایے تلے جمع کرسکتے ہیں۔

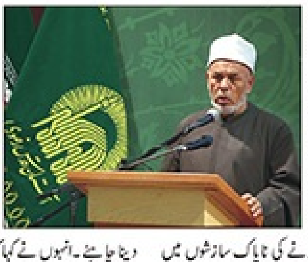

Printer,Publisher & Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;Asst.Editor:M.Afzal Bhat;
R.N.I No:JKBIL/2015/63427; Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar Kashmir 190001 (J&K)
Printed at:Kashmir Images Printing and Publishing House Srinagar
Contact:+91-9419001884;+91-8494001884;Email:editorwilayattimes.com;Website:www.wilayattimes.com

Srinagar
Weekly
WILAYAT TIMES

می ندانی عشق و مستی از کجاست؟
این شعاع آفتاب مصطفیٰ ﷺ است.

کیا تو نہیں جانتا کہ عشق و مستی کہاں سے حاصل ہوتی ہے؟
یہ حضرت محمد مصطفیٰ کے آفتاب کی شعاعیں ہیں۔

Know you not where from ardour and ecstasy arise?
These are but rays shot from the sun of the Prophet (S)

www.wilayattimes.com

Vol:02 | Issue:44 | Pages:08 | 16th to 23rd December 2016 | Rs.5/-

HOLY PROPHET (PBUH)
in the light of Non Muslim scholars

"I hope the time is not far off when I shall be able to unite all the wise and educated men of all the countries and establish a uniform regime based on the principles of Qur'an which alone are true and which alone can lead men to happiness."
Nepolean Bonaparte-Quoted in Christian Cherfils BONAPARTE ET ISLAM (PARIS 1914)

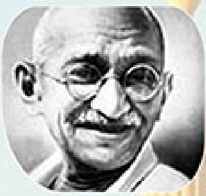

I became more than ever convinced that it was not the sword that won a place for Islam in those days in the scheme of life. It was the rigid simplicity, the utter self-effacement of the prophet, the scrupulous regard for his pledges, his intense devotion to his friends and followers, his intrepidity, his fearlessness, his absolute trust in God and his own mission. These, and not the sword carried everything before them and surmounted every trouble.
M.K.Gandhi, YOUNG INDIA, 1924

"It is not the propagation but the permanency of his religion that deserves our wonder, the same pure and perfect impression which he engraved at Mecca and Medina is preserved, after the revolutions of twelve centuries by the Indian, the African and the Turkish proselytes of the Koran...The Mahometans have uniformly withstood the temptation of reducing the object of their faith and devotion to a level with the senses and imagination of man. 'I believe in One God and Mahomet the Apostle of God', is the simple and invariable profession of Islam. The intellectual image of the Deity has never been degraded by any visible idol; the honors of the prophet have never transgressed the measure of human virtue, and his living precepts have restrained the gratitude of his disciples within the bounds of reason and religion."
Edward Gibbon and Simon Ocklay - History of the Saracen Empire, London, 1870, p.

"It is impossible for anyone who studies the life and character of the great Prophet of Arabia, who knows how he taught and how he lived, to feel anything but reverence for that mighty Prophet, one of the great messengers of the Supreme. And although in what I put to you I shall say many things which may be familiar to many, yet I myself feel whenever I re-read them, a new way of admiration, a new sense of reverence for that mighty Arabian teacher."
Annie Besant, The Life and Teachings of Muhammad, Madras 1932, p. 4:

"He was Caesar and Pope in one; but he was Pope without Pope's pretensions, Caesar without the legions of Caesar: without a standing army, without a bodyguard, without a palace, without a fixed revenue; if ever any man had the right to say that he ruled by the right divine, it was Mohammed, for he had all the power without its instruments and without its supports."***Rev. Bosworth Smith, Mohammed and Mohammadanism, 1874, p. 92:***

www.wilayattimes.com